روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 2- مئی 2000ء - 26 محرم 1421 ہجری- 2 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 97

صبح و شام پڑھنے کی دعا

حضرت ابوبکرؓ کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صبح و شام پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے غیب اور حاضر کو جاننے والے۔ ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی کہ میں کسی برائی میں مبتلا ہو جاؤں یا کسی مسلمان کو گزند پہنچاؤں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3452)

دعائیں تب مقبول ہوتی ہیں جب دل سے بھی کی جائیں اور عمل سے بھی کی جائیں

تمام عظیم کاموں کے پیچھے آنحضورؐ کی دعائیں تھیں جن کے معجزے سارے عرب نے دیکھے

رسول اکرمؐ غلاموں کو آزاد کرانے آئے تھے، آپ نے اس سلسلہ میں اتنی جدوجہد فرمائی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28- اپریل 2000ء بمقام بیت الفضل کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن- 28- اپریل 2000- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرکیف دعاؤں کا تذکرہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ چھ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تو اوڑھنا بچھونا ہی دعائیں تھیں۔ دن رات، اٹھتے بیٹھتے، صبح و شام اتنی دعائیں آپ نے کی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ سوائے دعا کے گویا آپؐ کا زندگی بھر کوئی شغل ہی نہیں تھا۔ دعاؤں کی برکت سے ہی سب شغل پورے ہوا کرتے تھے۔ لڑائیاں بھی کیں، مجالس میں بڑے بڑے مضامین بھی بیان فرمائے، کثرت کے ساتھ نصیحتیں فرمائیں۔ لیکن ان سب کے پس پشت آپ کی دعائیں ہی تھیں۔ انہی دعاؤں کے معجزے سارے عرب نے دیکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے صحیح بخاری سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دن میں سو بار یہ کہا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں حکومت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اسے دس گردنیں آزاد کرانے کے برابر ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی تشریح میں حضور نے فرمایا دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ثواب کا جو مضمون ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عشاق کو غلاموں کے آزاد کرنے کا بڑا شوق تھا۔ مغرب کی طرف سے جتنے بھی الزام لگائے جاتے ہیں سب جھوٹے ہیں۔ آپ نے تو سب غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے اتنی جدوجہد فرمائی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ پھر حضور نے ابوداؤد کتاب الادب کی یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں صبح و شام تین بار پڑھا کرو، یہ ذکر تمہیں ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفل ہو جائے گا۔ فرمایا جن لوگوں کے لئے لمبی دعائیں کرنا مشکل ہو ان کو چھوٹی چھوٹی دعائیں بھی سمجھا دی تھیں تاکہ ان دعاؤں کے ذریعے سے وہ اعلیٰ درجات حاصل کریں۔

حضور نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو دعائیں کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ تب مقبول ہوتی ہیں جب دل سے بھی کی جائیں اور عمل سے بھی کی جائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو پہلے لحاف کو اندر سے اچھی طرح جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس میں کیا چیز آگئی ہے۔ اس کی تشریح میں فرمایا کہ حضورؐ کو اپنی امت کا کتنا خیال ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آپؐ کی چھوٹی چھوٹی نصیحتیں ہیں اور ان کے بڑے بڑے فوائد ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات دن رات ہماری حفاظت کر رہے ہیں۔ فرمایا آنحضورؐ پر اگر ہزاروں درود بھی بھیجیں تو اس کا بدلہ نہیں اتر سکتا۔ اللہ ہی ہے جو آپ پر رحمتیں فرمائے۔ حضرت مسیح موعود نے آنحضورؐ پر درود بھیجنے کی جو تاکید فرمائی ہے اس میں بہت گہری حکمتیں ہیں۔ فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے 'اے اللہ میرے دل میں نور عطا فرما، میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور عطا فرما، میری دائیں طرف اور بائیں طرف بھی نور عطا فرما، میرے اوپر اور میرے نیچے بھی نور عطا فرما، میرے آگے بھی نور عطا فرما اور پیچھے بھی نور عطا فرما، مجھے نور ہی نور عطا فرما دے۔ اس حدیث کی لطیف تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ خدا کا نور تھا جو آنحضورؐ کے جسم میں گھلا ہوا تھا۔ آپؐ کے دل پر نور کی حکومت تھی۔ صحابہ کو بھی آپ نے یہ نور عطا فرمایا۔ آنحضورؐ کا نور آپ کے صحابہ میں بھی روشن ہوا۔ آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبات قدم کے تعلق میں بعض دعائیں بیان فرمائیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضورؐ کو جب کسی دشمن کے حملے کا ڈر ہوتا تھا تو آپ یہ دعا مانگتے اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ فرمایا یہ بہت ہی ضروری دعا ہے جو آجکل کے حالات میں کرنی چاہئے۔ فرمایا میں کبھی بھی اس دعا سے غافل نہیں رہتا اور میں نے اس کا بہت اچھا اثر دیکھا ہے۔

حضور انور نے آخر پر سیدنا حضرت مسیح موعود کا غزوہ بدر کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ پر توکل اور یقین کے بارے میں ایک ارشاد پڑھ کر سنایا۔

قرض کی ادائیگی

رسول کریم ﷺ کی معجزانہ دعاؤں کے اثرات اور برکات مال اور رزق میں خارق عادت برکت کے رنگ میں بھی ظاہر ہوئے، حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہؓ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے ذمہ یہودی ساہوکاروں کا کچھ قرض تھا جو حضرت جابرؓ سے مطالبہ قرض میں سختی کر رہے تھے یہاں تک کہ حضرت جابرؓ نے ان کو یہ پیشکش بھی کر دی کہ اس سال ان کے کھجوروں کے باغ کا سارا پھل قرض خواہ لے لیں اور میرے والد کو قرض سے بری الذمہ قرار دے دیں مگر یہودی بنیوں کی نظریں تو راس المال یعنی باغ پر تھیں رسول کریمؐ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے خود جا کر جابر کی سفارش یہودی قرض خواہوں سے کی اور کہا کہ سارا پھل لے کر قرض وصول کر لیں مگر یہودیوں نے نہیں ماننا تھا نہ مانے تب خدا کے رسولؐ کو اپنے ایک شہید صحابیؓ کے بیٹے کو سخت ابتلا میں پا کر دعا کا جوش پیدا ہوا تو از خود حضرت جابرؓ سے فرمایا کہ باغ بہر حال یہود کے حوالے نہیں کرنا ہم صبح خود تمہارے باغ میں آئیں گے۔ چنانچہ آپؐ باغ میں تشریف لے گئے اور اس میں چکر لگایا اور اس کے پھل میں برکت کی خاص دعا کی اور جابرؓ سے کہا کہ اب پھل کٹوا کر ہر نوع کی کھجوروں کا ایک ڈھیر لگوا دو یہ کام ہو چکا تو آپؐ دوبارہ تشریف لائے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے فرمایا کہ قرض خواہوں کو بلاؤ، یہودی رسولؐ کریم کو دیکھ کر سخت چڑ گئے اور بہت ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ نبی کریمؐ نے کھجور کے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور پھر جابرؓ سے کہا کہ اب ان کو کھجوریں ماپ کر دینا شروع کر دو آپؐ اپنے سامنے کھجوریں ماپ کر دلواتے رہے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے جابرؓ کا سارا قرض ادا کر دیا۔ جابرؓ کہا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! میں تو اس بات پر بھی راضی تھا کہ کھجور کا ایک دانہ بھی گھر نہ لے جاؤں اور باغ کے سارے پھل کے عوض کسی طرح قرض ادا ہو جائے۔ مگر رسول کریمؐ کی دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جس ڈھیر سے رسولؐ اللہ نے ماپ کر دینا شروع کیا تھا وہ ختم نہ ہوا تھا کہ قرض ادا ہو گیا جو تقریباً 30 وسق یعنی 100 من سے بھی زائد تھا اور اس

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

والدین جو نیکی کیا کرتے تھے اور بیچ میں عمر منقطع ہو گئی اس نیکی کو اگر جاری رکھا جاسکتا ہے تو وہ نیکی ایسی ہے جو والدین کے درجات کو بلند کرنے کا موجب بنے گی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 4 فروری 2000ء بمطابق 4 تبلیغ 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

اس سلسلہ میں ایک حدیث جو میں نے اختیار کی ہے وہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، صحابہؓ نے عرض کیا: کس کی؟ فرمایا: وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پایا اور پھر جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلة)

یہاں ناک خاک آلود ہونا، ایک محاورہ ہے کہ وہ شخص رسوا اور ذلیل ہو گیا، مٹی میں رگڑا گیا۔ تو خاک آلود ہونے کو لفظی معنوں میں نہ لیں۔ مگر مراد اس سے یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کریمہ کا جس کی میں نے تلاوت کی ہے ماں باپ کے تعلق میں بہترین ترجمہ فرمایا ہے۔

ماں باپ کے متعلق جو حسن سلوک کی تعلیم ہے کوئی ایک بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا دونوں پہنچ جائیں اس سلسلہ میں لوگوں میں کچھ حکایتیں بھی مشہور ہیں اور کچھ حکایتیں ایسی بھی ہیں جو واقعات پر مبنی ہیں۔ ان لوگوں کا نام لئے بغیر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ اپنے بوڑھے باپ سے ایسا سلوک بھی کرتے ہیں کہ اس کو نوکروں کے کوارٹروں میں جگہ دیتے ہیں۔ اس کے لئے اپنے پھٹے پرانے کپڑے رکھتے ہیں تاکہ وہ کسی غریب کو صدقہ دینے کی بجائے اپنے باپ کو دے دیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ مشہور ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ایسے واقعات میں کچھ صداقت بھی ہے۔ واقعہ یہ مشہور ہے کہ ایک باپ کو اپنا بچہ بہت پیارا تھا۔ ایک دفعہ اس نے اس کے کمرے کی تلاشی لی، دیکھا کہ کیا جمع کرتا ہے۔ اس میں بہت پھٹے پرانے بڑے سائز کے کپڑے پڑے ہوئے تھے۔ تو باپ نے حیرت سے پوچھا:۔ بیٹا! تم نے اپنے کمرے میں یہ کیا گند جمع کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا یہ آپ کے لئے ہے۔ جس طرح آپ نے میرے دادا کے لئے گندے کپڑے رکھے ہوئے تھے تو میں نے کہا وہی سلوک آپ سے ہونا چاہئے۔ جب آپ بڑی عمر کو پہنچیں گے تو آپ کو میں یہی کپڑے پہناؤں گا جو آپ میرے دادا کو پہنایا کرتے تھے۔ تو یہ ایک سبق آموز بات ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے واقعۃً لوگ اپنے باپ سے اور بعض دفعہ اپنی ماؤں سے ایسا سلوک کرتے ہیں جو نہایت ناقابل برداشت ہے۔ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ نصیحت میں ان کو پہنچا دیتا ہوں کہ اگر تم نے ماں باپ یا دونوں کے قدموں سے جنت نہ لی تو ساری عمر ضائع کر دی اور اسی کے متعلق ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اگر رمضان گزر جائے اور کوئی شخص جنت نہ کما سکے اس پر بھی تف ہے۔ پس ابھی رمضان بھی گزرا ہے اس کے پس منظر میں یہ بھی یاد رکھیں کہ ماں باپ کی خدمت کی جتنی توفیق مل سکے وہ ضرور کریں۔ باپ کے متعلق تو کہہ سکتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ اولاد پر سختی بھی کرتا ہے، مائیں بھی کرتی ہیں مگر جیسا دل ماں کا نرم ہے ایسا بچے کے لئے اور کسی کا دل نرم نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا اور حضرت ابو امامہؓ سے یہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا:۔ اے اللہ کے رسول! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ دونوں تیری جنت اور دوزخ ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ)

یعنی ماؤں کے قدموں تلے جو جنت کا خیال ہے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بعض ماؤں کے قدموں تلے دوزخ بھی ہوتی ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ماں اور باپ دونوں کے قدموں تلے تیری جنت ہے اور تیری دوزخ بھی ہے جو چاہے ان سے حاصل کرے۔

حضرت عبد الرحمانؓ بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ کیا میں گناہ کبیرہ سے آگاہ نہ کروں؟ آپؐ نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔ صحابہؓ نے عرض کی ضرور بتائیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹ سے بچو۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ میں نے دل میں کہا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ (بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر)

تو جھوٹ سے بچنا بھی ایک نعمت ہے اور جھوٹے ہی اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرانا یہ بڑی نیکی ہے۔ اور شریک ٹھہرانا بہت بڑی بدی قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح والدین کی نافرمانی کو بھی اس میں شامل فرما دیا ہے اور ان سب سے بڑھ کر جھوٹ ہے جو انسان کی ساری زندگی برباد کر دیتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ جس کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے حصول کی خاطر ہجرت اور جہاد پر آپ کی بیعت کرتا ہوں، ہجرت اور جہاد پر۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تو اللہ سے اجر چاہتا ہے؟ اس نے کہا جی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا پس جا اور ان دونوں سے حسن سلوک کر۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

اسی طرح سنن ابی داؤد سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: کیا ماں باپ کے مرنے کے بعد مجھ پر کوئی چیز ہے کہ جس کے ذریعہ ان کے ساتھ کوئی نیکی کی جاسکے۔ فرمایا: ہاں ان کی بخشش کے لئے دعا کرنا' ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور اس رشتہ داری کو ملانا جو ان کے ساتھ ہی ملائی جاسکتی ہے اور ان کے دوستوں سے عزت سے پیش آنا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

پس والدین کے حق میں جو دعائیں ہیں ان کے علاوہ یہ عملی تعلیم بھی ہے جس پر عمل بڑا ضروری ہے۔ **والدین جو نیکی کیا کرتے تھے اور بیچ میں عمر کٹ گئی یعنی عمر منقطع ہو گئی اس نیکی کو اگر جاری رکھا جاسکتا ہو تو وہ نیکی ایسی ہے جو والدین کے درجات کو بلند کرنے کا موجب بنے گی۔**

اس ضمن میں چندہ جات ہیں۔ بہت سے والدین باقاعدگی کے ساتھ چندہ دیتے ہیں اور وعدے کر دیتے ہیں بڑے بڑے چندوں کے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ پورا کر سکیں ان کو موت آجاتی ہے۔ تو ایسی صورت میں بچوں کا فرض ہے کہ اگر وہ حقیقت میں ماں باپ سے محبت کرتے ہیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو خواہ باپ فوت ہو جائے اس خواہش کے ساتھ کہ میں یہ چندہ دوں گا یا ماں فوت ہو جائے' دونوں کے لئے بچوں کو اس نیکی کو جاری رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ نیکی پائی جاتی ہے۔ **میں جانتا ہوں کہ ماں باپ کے مرنے کے بعد کثرت سے ان کے چندوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ بچے چین نہیں لیتے جب تک ان کی اس نیک خواہش کو پورا نہ کر لیں خواہ کتنا ہی بوجھ اٹھانا پڑے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ نیکی بہت عام ہے۔**

دوسرے اس میں فرمایا گیا ہے اس رشتہ داری کو ملانا جو اس کے ساتھ ہی ملائی جاسکتی ہے۔ یعنی ماں باپ کے وقت میں تو ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو دیکھ کر تم لوگ بھی ان رشتہ داروں سے حسن سلوک کر دیتے ہو۔ وہ گھر میں آتے ہیں ہنس کر بات کرتے ہو' عزت سے سوال کرتے ہو۔ لیکن کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ماں باپ کے گزرنے کے بعد پھر ان کو بھول جاتے ہیں۔ تو ان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ایسے جلسہ کے موقعہ پر بھی مہمان آتے ہیں جو کسی زمانے میں ماں باپ کو بہت پیارے تھے اور عزیز تھے۔ ان کی رشتہ داری تھی یا نہیں تھی مگر ان سے بہت حسن سلوک کیا کرتے تھے تو ان کے مرنے کے بعد جو نیکیاں ان کو پہنچائی جاسکتی ہیں ان میں ان کے لئے عزت کے ساتھ اپنے گھر میں جگہ بنانی اور ان کے لئے ہر قسم کی آسائش کے سامان مہیا کرنے یہ بھی ایک بہت اہم نیکی ہے۔ ساتھ ہی فرمایا ان کے دوستوں کی بھی عزت کرنی چاہئے۔ صرف رشتہ داروں کے لئے نہیں بلکہ دوستوں کے لئے۔

ایک حدیث صحیح مسلم سے حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول' کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں وہ دوسرے آدمی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے تو اپنے ہی ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ غصہ میں آکر پھر اس کے ماں باپ کو گالی دیتے ہیں اور اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالی نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان ان کے پوجنے والے غصہ میں آکر پھر خدا کو بھی گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی۔ تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا۔ ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گندہ ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہر حال نکلنا ہے اور جماعت احمدیہ ہے جو **زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیوں کی بد دعائیں نہ اٹھیں۔ ربوہ والوں کو میں خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کیونکہ وہاں بہت سے باہر سے آنے والے لوگ دیکھتے ہیں' بڑے غور سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اندر کیا باتیں ہیں** اور اس کے لئے بچوں سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ اگر بچوں کے اخلاق کا علم ہو جائے تو بڑوں کے اخلاق کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ تو وہاں کے بچوں کو زبان پاک رکھنے کی بہت تلقین کرنی چاہئے۔ سب جگہ جماعت کو یہی تلقین کرنی چاہئے مگر خصوصاً ربوہ میں چونکہ لوگ باہر سے آکر دیکھتے ہیں اس خیال سے میں کہہ رہا ہوں کہ وہاں ان کی زبان پاک اور صاف رکھنے کی بہت کوشش ہونی چاہئے۔

ایک روایت سنن ابو داؤد کتاب الجہاد سے لی گئی ہے اس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کی غرض سے حاضر ہوا اور اس نے اپنے والدین کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ رو رہے تھے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے والدین کے پاس لوٹ جاؤ اور ان کو ویسے ہی ہنساؤ جیسے تم نے انہیں رلایا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے غالباً یہ وحی خفی کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا ہو گا کہ اس حال میں آیا ہے کہ والدین کو روتا چھوڑ کر آیا ہے۔

سنن نسائی میں حضرت معاویہؓ بن جاہمہؓ سے روایت ہے کہ جاہمہؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! میں آپ سے مشورہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس کا مطلب ہے جاہمہؓ بھی صحابی تھے اس لئے دونوں پر رضی اللہ عنہ کا نشان ہونا چاہئے تھا۔ پس حضرت معاویہ بن جاہمہ رضوان اللہ علیہم کی روایت ہے کہ جاہمہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں جہاد کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا: اس کو لازم پکڑ۔ جنت اس کے پاؤں کے نیچے ہے۔ (سنن نسائی کتاب الجہاد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ **لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے (چوتھی بار) پھر پوچھا' پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: تیرا باپ۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔**

(صحیح بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

یہاں جو ماں پر زور دیا گیا ہے' مختلف احادیث میں کہیں ماں باپ کا اکٹھا ذکر آیا ہے کہیں الگ الگ آیا ہے تو اس میں اور امکانات ہیں۔ یا تو وہ شخص ماں سے اچھا سلوک نہیں کرتا

تھا اس لئے تکرار کے ساتھ بار بار اس کو نصیحت کی گئی کہ تیری ماں۔ دوسرے یہ امر واقعہ ہے کہ ماں سے زیادہ بچے سے کوئی پیار نہیں کر سکتا۔ ماں سے زیادہ بچے کے لئے کوئی دکھ نہیں اٹھا سکتا۔ یہ ایک ایسی پکی بات ہے کہ اس کو حقیقت میں کبھی بھلایا جا ہی نہیں سکتا اگر کسی انسان کے دل میں شرافت ہو۔ تو ماں اس کو پالتی ہے' ماں اس کے لئے ہر قسم کے دکھ برداشت کرتی ہے' ہر قسم کی گندگی صاف کرتی ہے اور جس طرح وہ پیار کرتی ہے ویسے کوئی اور رشتہ دار پیار نہیں کر سکتا۔ بیوی بھی پیار نہیں کر سکتی۔

ایک فرضی حکایت ہے مگر ہے بہت سبق آموز۔ کہتے ہیں ایک لڑکے کو اپنی بیوی سے جاہلانہ حد تک عشق تھا اور ایسا جاہلانہ کہ اس کو خوش کرنے کے لئے ہر بیہودہ حرکت کرنے پر بھی تیار تھا۔ وہ اپنی ساس سے بہت جلتی تھی۔ اور اپنی ساس کو جب اپنے بچے سے پیار کرتے ہوئے دیکھتی تھی تو اس سے اس کے دل میں حسد بھڑک اٹھتا تھا۔ تو ایک روز اس کی بیوی نے اپنے خاوند سے کہا کہ اگر تم مجھے خوش کرنا چاہتے ہو تو اپنی ماں کا سر طشتری میں سجا کر لاؤ ورنہ میرا خیال چھوڑ دو۔ اس بیوقوف بیٹے نے یہ کام کیا کہ طشتری میں اپنی ماں کا سر سجایا جبکہ وہ اپنی بیوی کی طرف آ رہا تھا رستے میں ٹھوکر لگی اور اس کہاوت میں یہ ہے کہ اس کا سر زمین پر گر پڑا تو اس سر سے آواز آئی میرے بچے! تجھے چوٹ تو نہیں لگی۔ پس ماؤں کے دل ایسے ہوا کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ کہاوت فرضی ہے مگر ان کے دل ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔

پس ماؤں سے جو غیر معمولی حسن سلوک کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بالکل صحیح ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ساری جماعت میں ماؤں کی عزت کی جائے گی۔

حضرت ابو طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی۔ یہاں تک کہ حضورؐ کے قریب آگئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ خاتون کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی بر الوالدین)

پس ماں کی عزت تو الگ بات ہے اپنی رضاعی والدہ کے لئے آنحضرت ﷺ اس قدر اپنے دل میں احترام رکھتے تھے' اپنی چادر ان کے لئے بچھادی۔ اگر ماں زندہ ہوتی تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیا سلوک فرماتے۔ جو اپنی رضاعی والدہ کے لئے ایسا نرم گوشہ رکھتا ہے وہ اپنی حقیقی والدہ کے لئے تو بلاشبہ ایک مثالی بیٹا ثابت ہوتا مگر یہ مقدر نہیں تھا۔ اللہ اپنی حکمتوں کو بہتر جانتا ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود (-) کے کچھ حوالے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:-

(-) (بنی اسرائیل: 24) یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں ان سے نہ کر جن میں ان کی بزرگواری کا لحاظ نہ ہو۔ اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت ﷺ ہیں لیکن دراصل مرجع کلام امت کی طرف ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں ان کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہئے۔ اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے (-) (بنی اسرائیل: 24) یعنی تیرے رب نے چاہا ہے کہ تو فقط اسی کی بندگی کر۔ اور والدین سے احسان کر۔ اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں سمجھایا گیا ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر احسان نہیں ہے۔ انہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خوردسالی میں وہ تمہارے متکفل نہیں تھے۔ اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اس کے ساتھ کسی اور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی رب ہیں اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو ان کی خوردسالی میں ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔" یہ ایسا فطری جذبہ ہے کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ہمارے احمد نگر میں ایک مرغی اپنے بچوں کو دانے کھلا رہی تھی تو ایک چیل جھپٹی جو مرغی سے بہت زیادہ طاقتور تھی لیکن وہ اس جوش کے ساتھ اس کو مارنے کے لئے اوپر اٹھی ہے کہ وہ ڈر کے مارے نکل گئی۔ تو ماؤں کے اندر جو جذبہ ہوتا ہے وہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ اس سے ان سے بہت زیادہ طاقتور دشمن بھی گھبرا جاتا ہے اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کو کئی دفعہ آپ نے دیکھا ہوگا مثلاً نیل کنٹھ وہ بازوں پر بھی جھپٹتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے گھونسلے میں بیٹھے ہوئے بچوں کو وہ تنگ نہ کر سکیں۔ حالانکہ باز ان کو مار سکتا ہے مگر ان کے جھپٹنے کے انداز سے ڈر جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے خوب یاد رکھیں کہ درندوں چرندوں وغیرہ سے بھی سبق سیکھیں۔ ان سب میں ماؤں کے دل میں بچوں کی بہت محبت پائی جاتی ہے۔ تو ان بچوں کو بھی جو انسان کے بچے ہیں ان کو بھی اپنے ماں باپ کی محبت کو یاد رکھنا چاہئے۔ پرندوں کے بچے تو شاید بھول جاتے ہوں گے مگر آخر وہ جوابدہ نہیں ہیں۔ انسان کے بچوں کو اپنے ماں باپ کی خدمت کو بھولنا نہیں چاہئے۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:- **"ہر شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو ان کی خوردسالی میں ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد ان کی بھی ایک ربوبیت ہے اور جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"** (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 213)

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:-

"تم ماں باپ سے نیکی کرو اور قریبیوں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور ہمسایہ سے جو تمہارا قریبی ہے اور ہمسایہ سے جو بیگانہ ہے اور مسافر سے اور نوکر اور غلام اور گھوڑے اور بکری اور گائے سے' حیوانات سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں۔ کیونکہ خدا کو جو تمہارا خدا ہے یہی عادتیں پسند ہیں۔ وہ لاپرواہوں اور خود غرضوں سے محبت نہیں کرتا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 358)

پھر فرماتے ہیں:- **"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"** (کشتی نوح' روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

پھر فرماتے ہیں:- "(-) (الدھر: 9) اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن ص 599)

اب یہ ایک بہت ہی عارفانہ نکتہ ہے جو پہلے کسی عالم کو نہیں سوجھا کہ اس میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں۔ جو اپنی دلی مسکینی اور عاجزی کی وجہ سے بچوں سے کچھ مطالبہ نہیں کرتے' کچھ نہیں کہتے کہ ان کو کیا ضرورت ہے۔ تو ایسے بچوں کو چاہئے کہ خود اپنے والدین کی احتیاجوں اور ضرورتوں پر نگاہ رکھیں اور ان کی ہر ضرورت کو ان کے مانگنے سے پہلے دے دیا کریں۔ کیونکہ مسکین وہ ہے جو مانگتا نہیں' غربت اور بدحالی کے باوجود مانگتا نہیں۔ اور ان کے اس تعفّف کی وجہ سے بعض لوگ ان کو اغنیاء سمجھ لیتے ہیں۔ تو سب سے پہلے تو ماں باپ کی ضرورتوں پر دھیان ہونا چاہئے۔ ان کو موقعہ ہی نہیں دینا چاہئے کہ ان کو مانگنے کی ضرورت پڑے اور مسکین سمجھتے ہوئے یعنی دل کے مسکین سمجھتے ہوئے ان کی ضرورت کو مانگنے سے پہلے ہی پورا کر دینا چاہئے۔

پھر فرماتے ہیں: "خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔ حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمت کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمات کا کیسے متکفل ہوتا ہے۔" اس میں ایک روزمرہ کا فطری سبق ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ

اگر اچھا جوڑا ہو ماں اگر بچے کو سنبھال رہی ہے تو باپ گھر کے دوسرے کام کر رہا ہوتا ہے تاکہ ماں پر یہ بوجھ نہ پڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں بکثرت ایسے لوگ ہیں۔ ملاقات کے دوران جو اوپر کلاس لگ رہی ہوتی ہے میں پوچھا کرتا ہوں کہ آپ کی بیوی کہاں ہے۔ تو کہتا ہے کہ میں یہاں آیا ہوں کلاس پر تو بیوی بچوں کو سنبھال رہی ہے۔ کبھی بیوی ہوتی ہے اور بچے ہوتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ آپ کے میاں کہاں ہیں تو کہتی ہے کہ گھر کے چھوٹے بچوں کو سنبھالنے کے لئے میاں گھر رہ گئے ہیں اور جو بڑے بچے ہیں میرے ساتھ آ گئے ہیں۔ تو یہ نیک عادت ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بکثرت پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عادت کو استقامت اور دوام بخشے۔

"یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔"

یعنی ماں باپ کی محبت پر زور دینے کے بعد اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ اصل رب تو اللہ ہے اور یہ ماں اور باپ ثانوی رنگ میں رب بنتے ہیں۔ تو یاد رکھو کہ "ماں باپ کی محبت تو عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔ اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء نہ ہو' کوئی فرد بشر خواہ دوست ہو یا کوئی برابر درجہ کا ہو یا کوئی حاکم ہو' کسی سے محبت نہیں کر سکتا اور یہ خدا کا کمال ربوبیت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ ان کے تکفل میں ہر قسم کے دکھ شرح صدر سے اٹھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔" (روئیداد جلسہ دعا ص ۱۱)

ہمارے (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کے واقعات میں ایسے واقعات کثرت سے آتے ہیں کہ ماں اپنے بچوں کو بچاتے ہوئے (قربان) ہو گئی۔ یہ ماؤں کے دل کی حالت ہے اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو ان دلوں کو بھلا دیتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:۔

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنیؓ کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں' مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی۔ یا اویسؓ کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے' جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے (یعنی اویس قرنیؓ کو) تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔" مطلب ہے کہ ان کو چھوڑ دیتے تھے اور خدا کے فرشتے ان کا دھیان رکھتے تھے۔ وہ چر کر خود ہی واپس آجایا کرتے تھے۔ "ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے' ورنہ اختیار ہے۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن ص 195'196)

پھر اسی تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"ماں کی اپنے بچے سے محبت ایک طبعی اور فطری تقاضا پر مبنی ہے نہ کسی طمع پر۔ دیکھو بعض اوقات ایک ماں ساٹھ برس کی بڑھیا ہوتی ہے اس کو کوئی توقع خدمت کی اپنے بچے سے نہیں ہوتی کیونکہ اس کو کہاں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں اس کے جوان اور لائق ہونے تک زندہ بھی رہوں گی۔ غرض ایک ماں کا اپنے بچے سے محبت کرنا بلا کسی خدمت یا طمع کے خیال کے فطرت انسانی میں رکھا گیا ہے۔ ماں خود اپنی جان پر دکھ برداشت کرتی ہے مگر بچے کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ خود گیلی جگہ پر لیٹتی ہے اور اسے خشک حصہ بستر پر جگہ دیتی ہے۔" کئی بچے رات کو پیشاب کر دیتے ہیں۔ ان کو ماں کو دھونا پڑتا ہے لیکن گیلی جگہ پر بچوں کو نہیں لٹاتی۔ ان کو جو خشک حصہ اپنے نیچے تھا' اس پر ڈال دیتی ہے اور خود بچوں کی گیلی جگہ پر لیٹ جاتی ہے۔ بیمار ہو جائے تو راتوں جاگتی اور طرح طرح کی تکالیف برداشت کرتی ہے۔ اب بتاؤ کہ ماں جو کچھ اپنے بچے کے واسطے کرتی ہے اس میں تصنع اور بناوٹ کا کوئی بھی شعبہ پایا جاتا ہے۔؟"

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن ص 663'664)

پھر ملفوظات میں ہے:۔

"ظہر کے وقت حضور نے ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو۔ باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے۔ اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہو گا۔"

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن ص 502)

یہاں باپ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے باپ سخت گیر تھا اور وہ زیادہ مخالف تھا اور ماں اس کے نیچے دبی ہوئی تھی۔ پس باپ کے لئے دعا اور نصیحت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے اثر کے تابع۔ اگر وہ احمدی ہو جاتا تو اس کی ماں بھی ہو جاتی۔

بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت اقدس (۔) شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی سے ان کے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ "ان کے حق میں دعا کیا کرو۔ ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئے۔ اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر (دین) کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے۔ سچے (دین) کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے۔ شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں (دین) کی محبت ڈال دے۔ (دین) والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا' ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ دل و جان سے ان کی خدمت بجالاؤ۔"

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن ص 492)

روایت بیان کرنے والا بیان کر رہا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور ان کی خدمت کا جو وہ کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا:۔

"والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو، چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔

ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا۔ ہمارے گھر سے اس کی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں۔ ماں سب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے۔ یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ (۔)(النحل :91)

(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن ص 289، 290)

پھر روایت ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا حضرت والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر فرض کی ہے مگر میرے والدین حضور کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کی وجہ سے مجھ سے سخت بیزار ہیں اور میری شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ جب میں حضور کی بیعت کے واسطے آنے کو تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ہم سے خط و کتابت بھی نہ کرنا اور اب ہم تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اب میں اس فرض الٰہی کی تعمیل سے کس طرح سبکدوش ہو سکتا ہوں۔ فرمایا کہ:۔

"قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ (۔)(بنی اسرائیل:26) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کو بھی ایسے مشکلات پیش آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی۔ بہرحال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبر گیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقعہ ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدنظر رکھو اور نیت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو بھی ایسا واقعہ پیش آیا تھا۔ بہرحال خدا کا حق مقدم ہے۔ پس خدا تعالیٰ کو مقدم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرتے رہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن ص نمبر 450)

حضرت مسیح موعود (۔) نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ذکر فرمایا ہے کہ ان کو بھی ایسی دقتیں درپیش تھیں۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث بیان کر کے جس کا حوالہ نہیں مگر زبانی مجھے یاد ہے اس خطبہ کو میں ختم کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بچے کو بہت عشق تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شیدائی تھا اور اس کی ماں اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید دشمن تھی اور وہ ہر وقت اسے تنگ کیا کرتی تھی۔ کہتی تھی کہ میں تمہیں اپنا دودھ نہیں بخشوں گی اگر تم نے محمد رسول اللہ کو نہ چھوڑا۔ اور بیٹا خاموش رہتا تھا۔ ایک دفعہ بہت تنگ آنے کے بعد اس نے اپنی ماں سے کہا: اے میری ماں! تو مجھے بہت پیاری ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تو نے کن دکھوں سے مجھے پالا ہے۔ مگر خدا کی قسم محمد رسول اللہ مجھے تم سے بھی پیارے ہیں۔ اگر میرے سامنے سسک سسک کر تو اپنی سو جانیں بھی دے دے تب بھی میں تجھے چھوڑ دوں گا، محمد رسول اللہ کو نہیں چھوڑوں گا۔ پس دین کے معاملہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم ہے کہ اگر ماں باپ کوئی ظلم کر رہے ہیں، زبردستی کر رہے ہیں تو دین میں ان کی اطاعت نہیں کرنی لیکن روزمرہ کے کاموں میں ان سے احسان کا سلوک کرو۔ جہاں تک ممکن ہو ان کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچاؤ۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 17 مارچ 2000ء)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

یوسف سہیل شوق صاحب

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

حضرت مسیح موعود کی تصنیف کتاب البریہ کی اشاعت

ایک عیسائی پادری مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود کے خلاف اقدام قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ 1897ء میں دائر کیا جس کی سماعت چند ماہ تک جاری رہنے کے بعد حضرت مسیح موعود کو کیپٹن ڈگلس کی عدالت نے بے گناہ قرار دے دیا اور حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے جو خوشخبری الہاماً عطا فرمائی تھی وہ پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اس زبردست آسمانی نشان سے دنیا کو روشناس کرانے اور آئندہ نسلوں کے ایمان کی تازگی کے لئے حضرت مسیح موعود نے کتاب البریہ تصنیف فرمائی جو جنوری 1898ء کو شائع ہوئی۔ حضور نے اس کتاب میں سرکاری کاغذات کے حوالے سے مقدمہ کی پوری تفصیل بیان فرمائی اور بڑی تفصیل سے ان تائیدات الٰہیہ کا بھی ذکر فرمایا جو اس مقدمہ کے دوران غیبی رنگ میں ظاہر ہوئی تھیں۔

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں اس مقدمہ کی الٰہی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تا خدا تعالیٰ اس طور سے میری تاریخی مشابہت ثابت کرے۔ چنانچہ وہ تمام باتیں اس مقدمہ سے ثابت ہوئیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اس تصنیف میں سات ایسی مماثلتیں بیان فرمائیں۔ اور کیپٹن ڈگلس کو پیلاطوس ثانی قرار دیا۔ یاد رہے کہ پیلاطوس رومی حکومت کا وہ اہلکار تھا جس نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب دیئے جانے کا حکم دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے ساتویں مشابہت کے ضمن میں ذکر فرمایا، کہ "مجھے خدا تعالیٰ نے اس مقدمہ سے پہلے خبر دے دی اور ایک بڑی جماعت جو حاضر تھی سب کو وہ الہامات سنائے گئے اور جو حاضر نہیں تھے ان میں سے اکثر احباب کی طرف خط لکھے گئے تھے۔ اور یہ لوگ سو سے کچھ زیادہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں ایک اور اہم موضوع بھی بیان فرمایا۔ وہ ہے آپ کا اپنے خاندانی اور ذاتی سوانح کا بیان۔ اس کے علاوہ آپ نے مختلف مذاہب کے درمیان مصالحانہ فضا پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کی خدمت میں چند تجاویز بھی لکھیں۔ حضرت اقدس نے مخالفین کی قابل اعتراض تحریروں کا ذکر کر کے ان کے بالمقابل امن قائم کرنے کے لئے لکھا۔

"میرے نزدیک ایسی فتنہ انگیز تحریروں کے روکنے کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ یا تو یہ تدبیر کرے کہ ہر ایک فریق مخالف کو ہدایت فرما دے کہ وہ اپنے حملہ کے وقت تہذیب اور نرمی سے باہر نہ جاوے اور صرف ان کتابوں کی بناء پر اعتراض کرے جو فریق مقابل کی مسلم اور مقبول ہوں۔ اور اعتراض بھی وہ کرے جو اپنی مسلم کتابوں پر وارد نہ ہو سکے۔ اور اگر گورنمنٹ عالیہ یہ نہیں کر سکتی تو یہ تدبیر عمل میں لاوے کہ یہ قانون صادر فرما دے کہ ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کرے اور دوسرے فریق پر ہرگز حملہ نہ کرے۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسا ہو اور میں جانتا ہوں کہ قوموں میں صلح کاری پھیلانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں کہ کچھ عرصے کے لئے مخالفانہ حملے روک دیئے جائیں۔ ہر ایک شخص صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے کا ذکر زبان پر نہ لاوے۔ اگر گورنمنٹ عالیہ میری اس درخواست کو منظور کرے تو میں یقیناً کہتا ہوں کہ چند سال میں تمام قوموں کے کینے دور ہو جائیں گے اور بجائے بغض، محبت پیدا ہو جائے گی۔ ورنہ کسی دوسرے قانون سے اگرچہ مجرموں سے تمام جیل خانے بھر جائیں مگر اس قانون کا ان کی اخلاقی حالت پر نہایت ہی کم اثر پڑے گا"۔

(کتاب البریہ (طبع اول صفحہ 10)
(روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 346)

فی الحقیقت یہ وہ اصول ہے جو مذاہب کے درمیان کی آویزشیں ختم کرنے کے لئے کامیاب ترین ذریعہ ہے دنیا بھر کی حکومتیں اگر ان باتوں پر اتفاق کر لیں تو دنیا سے مذہبی جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ اور دنیا امن و چین کی جنت بن سکتی ہے۔ ورنہ سخت قوانین کے نفاذ سے تو صرف نفرتیں بڑھتی ہیں اور دلوں میں کینے بڑھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ ترکیب سے دلوں کو محبتوں کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے اور تلخیوں کو دھویا جا سکتا ہے۔ اور جو قانون دلوں کو نرم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا وہ کبھی بھی لڑائیاں ختم نہیں کرا سکتا۔ چاہے اس سے جیل خانے بھر جائیں۔

فی الحقیقت دنیا کے مسائل کا حل وہی شخص پیش کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا ہو۔ ورنہ تو انسانی عقلیں بے کار اور بے معنی ہیں۔

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

★......★......★......★

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب گولبازار ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار عرصہ چھ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ ان دنوں دو بیماریوں کی وجہ سے بہت تکلیف ہے دونوں گھٹنوں میں سختی کی وجہ سے اٹھنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ دونوں پنڈلیوں پر چنبل کا حملہ ہے جس سے چلنے میں بھی مشکل پیش آ رہی ہے۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے صحت و عافیت والی زندگی عطا فرمائے اور اس کی رضا حاصل ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔

○ مکرم عبدالسلام انجم صاحب دفتر وکالت تبشیر تحریک جدید لکھتے ہیں۔ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن وکالت علیاء تحریک جدید ربوہ کی اہلیہ محترمہ کو مورخہ 27-4-2000 کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے اور طبیعت زیادہ خراب ہے I.C.U اور ڈ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

نیز ان کے بیٹے عزیز مرزا صدیق احمد صاحب کے دائیں بازو کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرمہ والدہ صاحبہ مکرم نسیم احمد سیفی صاحب (کارکن علیاء ربوہ) کا گزشتہ ہفتے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور کی اہلیہ صاحبہ کافی بیمار رہی ہیں۔ ہسپتال سے گھر آ چکی ہیں لیکن کمزوری بے حد ہے۔

○ مکرم یوسف سجاد صاحب مربی سلسلہ حلقہ سلطان پورہ لاہور کے برادر نسبتی مکرم قریشی صابر علی صاحب رچنا ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم مبشر احمد تنویر صاحب قائد ضلع شیخوپورہ کے دل کا بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم نذیر احمد انجم صاحب معلم وقف جدید کے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آف جھنگ گردوں کی تکلیف سے بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

○ مکرم غلام رسول صاحب آف بھلوال بعارضہ جگر شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم بہادر علی چوہان صاحب معلم وقف جدید (بستی شادی) ضلع رحیم یار خان کا بیٹا نعمان شجاع عمر ایک سال قریباً دو ماہ سے بیمار ہے۔

○ اہلیہ مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ ربوہ لکھتی ہیں ہمارے داماد عزیزم رشید الدین عبداللہ ابن مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب مرحوم کا کینیڈا میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔

احباب جماعت سے ان سب کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر قریشی منصور احمد صاحب اور فوزیہ منصور صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے 26۔ اپریل 2000ء کو ڈیٹرائٹ امریکہ میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "حسن منصور" رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں کا نواسہ اور مکرم قریشی ناصر احمد صاحب اور امۃ الباری ناصر صاحبہ آف کراچی کا پوتا ہے۔

احباب سے نومولود کے باعمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ لاکٹ

○ ایک عدد طلائی لاکٹ کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو وہ دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دیں۔

وفات

○ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب واقف زندگی سابق نیجر تحریک جدید اسٹیٹ سندھ مورخہ 30۔ اپریل 2000ء حیدر آباد سندھ میں بعمر 80 سال وفات پا گئے ہیں ان کا جسد خاکی مورخہ 2۔ مئی 2000ء کو بذریعہ سپر ایکسپریس ربوہ پہنچے گا۔ مزید معلومات کے لئے مکرم بشارت احمد صاحب 449 پر رابطہ کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترم سعید احمد اعوان صاحب آف اسلام آباد ولد چوہدری عبدالغفور صاحب مرحوم مورخہ 14۔ اپریل بعمر تقریباً 73 سال بروز جمعۃ المبارک صبح پونے آٹھ بجے بوجہ ہارٹ اٹیک اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور شام چھ بجے مقامی قبرستان اسلام آباد میں تدفین ہوئی۔

آپ مکرم جنرل اختر حسین ملک صاحب کے برادر نسبتی تھے۔ لواحقین کے لئے صبر جمیل اور مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

کے علاوہ 19 وسق یعنی 70 من سے زائد کھجور گھر کے لئے بھی بچ رہی قبولیت دعا کا یہ معجزہ جب پوری شان سے ظاہر ہو چکا تو حضرت جابرؓ نے رسول کریمؐ کی خدمت میں نماز مغرب میں حاضر ہو کر اس کی تفصیل عرض کی آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ ابو بکر اور عمر کو اس واقعہ کی تفصیل بتاؤ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں ان کو بتانے گیا تو وہ دونوں کہنے لگے کہ جب رسول کریمؐ صبح باغ میں گھومے تھے تبھی ہمیں تو اسی وقت اندازہ ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور تمہارے پھل میں خارق عادت برکت ڈال دے گا۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ احد و کتاب الاستقراض)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

3- گاؤں فلسطین کو دینے کا اعلان

اسرائیلی وزیر اعظم ایہود بارک نے بیت المقدس کے 3 گاؤں ابودیس، آزاریہ اور سواہرا فلسطین کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ اعلان مشرق وسطیٰ مذاکرات کے آغاز پر خیر سگالی کے جذبہ کے طور پر کیا گیا۔ اسرائیل ابودیس قصبے کو فلسطین کا دارالحکومت بنانے پر زور دے رہا ہے جبکہ فلسطینی اسرائیلی حکام کے مطابق فلسطینیوں نے ابودیس میں پارلیمنٹ کی عمارت کی تعمیر شروع کر دی ہے۔

سری لنکا جدید ہتھیار خریدے گا

سری لنکن حکومت باغیوں سے مقابلہ کیلئے 7- ممالک سے جدید ترین ہتھیار خریدے گا۔ سری لنکا کے سیکرٹری دفاع کے مطابق یہ ہتھیار روس، برطانیہ، ایران، جمہوریہ چیک، اسرائیل، سنگاپور اور پاکستان سے خریدے جائیں گے۔ سری لنکن فوج باغیوں کا مقابلہ کر رہی ہے ان ممالک سے ہتھیار ملنے کے بعد فوجی طاقت مزید مضبوط ہو جائے گی۔

سفید فام شہریوں کو زمبابوے چھوڑنے کا حکم

یورپی ممالک نے اپنے شہریوں کو زمبابوے چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ زمبابوے میں یورپی پاسپورٹ کے حامل 20 ہزار افراد آباد ہیں۔ بی بی سی اور دیگر ریڈیو چینلز کے ذریعے انہیں مخصوص مقامات پر پہنچنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ زمبابوے میں صدر رابرٹ موگابے کے حامیوں کی جانب سے سفید فاموں کے خلاف کارروائیاں تیز ہو گئی ہیں۔

بھارت میں خشک سالی کا ڈرامہ

برطانوی اخبار ٹیلی گراف نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ بھارت میں خشک سالی کا ڈرامہ محض امداد حاصل کرنے کے لئے رچایا گیا۔ راجستھان کے ایک سائنس دان کے مطابق بھارت میں خشک سالی میڈیا کی پیداوار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ راجستھان اور گجرات میں خشک سالی کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ رپورٹ کے مطابق خشک سالی کا شور مقامی سیاست دان اور ٹھیکیدار زیادہ فنڈ حاصل کرنے کے لئے مچاتے ہیں۔ گزشتہ سال اس مد میں دی گئی امدادی رقم کا پانچواں حصہ مستحقین تک پہنچا۔

روسی فوج میزائل سے لیس

امریکہ کی طرف سے میزائل دفاعی نظام کی زور و شور سے تیاری کے بعد روس نے اعلان کیا ہے کہ اس نے اپنی فوج کو بین البراعظمی ایٹمی میزائل ٹریل ایم سے لیس کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ میزائل امریکہ تک باسانی مار کر سکتے ہیں۔

51 چیچن مجاہدین گرفتار

روسی فوج نے چیچن جانبازوں کے خلاف نئی کارروائیاں شروع کی ہیں۔ روس کے چیف آف جنرل سٹاف نے دعویٰ کیا ہے کہ روسی فوج نے تازہ کارروائی کے دوران 51 جانبازوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

ویتنام میں جنگ کے خاتمہ کی سلور جوبلی

ویتنام کی جنگ کے خاتمے کی 25 ویں سالگرہ منانے کیلئے ہنوئی اور جنوبی شہر ہوچی من میں تقریبات ہوئیں۔ اس موقع پر شہر کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا۔

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات بنانے کا بااعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

QUALITY SCREEN PRINTING
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs, 3D Hologram Stickers, Hard & Flexible Crystal Labels, Giveaways etc.
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590106, Fax: (042) 7594111, Email: qaddan@brain.net.pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، کلاک ڈائلز، سٹرز، شیلڈز
بہت کچھ جو پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمو، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہو گا
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد والڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
منگل 2۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 6-52
بدھ 3۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-51
بدھ 3۔ مئی۔ طلوع آفتاب۔ 5-20

○ امریکی محکمہ خارجہ نے پاکستان سے کہا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں برسرپیکار جہادی تنظیموں کی کارروائیوں کو کنٹرول کرے۔ امریکہ کی طرف سے دہشت گردی کے بارے میں جاری کی جانے والی سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور افغانستان ایسی تنظیموں کا گڑھ بنتے جا رہے ہیں جو دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

○ کنٹرول لائن پر بھارتی جارحیت میں شدت آگئی ہے۔ ساہنی سیکٹر میں بھارتی گولہ باری سے 12۔ افراد شہید اور 38 زخمی ہوگئے۔ شہید ہونے والوں میں ایک ہی خاندان کے 4 افراد بھی شامل ہیں۔

○ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ باڑہ مار کیٹوں کا سٹاک نکالنے کے لئے تین ماہ کی مہلت دینے کے بعد اب کریک ڈاؤن نہیں ہوگا۔ حکومت نے سات دن کا موقع فراہم کیا ہے کہ سمگل شدہ سامان کا سٹاک ڈکلیئر کریں۔

○ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق عوام اور سیاسی جماعتوں نے فوجی حکومت کا استقبال کیا لیکن چھ ماہ میں حکومت خراب اقتصادی صورتحال پر قابو پاسکی' بدعنوانی ختم کر سکی اور نہ بدعنوان سیاستدانوں کا احتساب کر سکی۔ سیاستدان اور سیاسی جماعتیں دھیرے دھیرے فوج کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔

○ بھارتی وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ بھارت کے دفاعی موقف اور حالیہ ایٹمی صلاحیت

○ تاجر تنظیموں نے چیف ایگزیکٹو کی طرف سے پیکج اور حکومت کے ساتھ تاجر نمائندوں کے مذاکرات میں پیش رفت کے بعد ہڑتال نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ 10۔ مئی کے اجلاس میں آئندہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ باڑہ مار کیٹوں کے نمائندے پہلی بار ٹیکس دینے پر رضامند ہوئے ہیں۔ مذاکرات کے دوران منظور کئے گئے ٹیکسوں کی شرح بہت کم ہے۔ اور یہ مناسب اقدام ہے۔

○ چیف جسٹس کیٹی نے ایک بار پھر ماتحت عدالتوں پر زور دیا ہے کہ وہ 31۔ مئی تک زیر التواء چھوٹے مقدمات نمٹا دیں اور 29 مارچ تک ہونے والے فیصلوں کی تفصیلات سے تحریری طور پر آگاہ کریں۔

○ یکم مئی کے موقع پر صدر مملکت اور چیف ایگزیکٹو نے الگ الگ پیغامات دیئے ہیں۔ اور مزدور طبقہ کے حقوق کے تحفظ کی یقین دہانی کرائی ہے۔

○ سابق حکومت کی طرف سے آئی ایم ایف کو بجٹ کے بارے میں غلط اعداد و شمار فراہم کر کے 55 کروڑ روپے حاصل کرنے کا مسئلہ طے ہونے کے بعد بنک پاکستان کیلئے نیا پیکج جاری کرنے پر آمادہ ہوگیا ہے۔

○ معزول وزیر اعظم نواز شریف کی رہائش گاہ میں "مجلس تحفظ پاکستان" میں لیگی خواتین راہنماؤں نے نعروں اور تقاریر کے ذریعے بیگم کلثوم نواز سے یکجہتی کا اظہار کیا۔ جدوجہد میں ساتھ چلنے کا اعلان اور کئی شہروں کے دوروں کی دعوت بھی دی۔

○ پنجاب بھر میں آٹے کی قیمت میں فوری اضافے سے فلور ملز مالکان اور آٹا ڈیلروں کی چاندی ہوگئی۔ 20 کلو کے تھیلے میں 25 روپے کے اضافے کی وجہ سے فلور ملز اور آٹا ڈیلروں نے راتوں رات کروڑوں کمالئے۔

○ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں گذشتہ تین سالوں سے بارشیں نہ ہونے کے باعث خشک سالی کی صورتحال شدید ہوگئی ہے۔ مجموعی طور پر صوبے کے 23 اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔

طاہر کراکری سنٹر
سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹیڈ کراکری دستیاب ہے۔ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

HAROON'S
Shop No.5, Moscow Plaza,
Blue Area Islamabad
Ph: 826948
Shop No. 8, Block A,
Super Market Islamabad.
PH; 275734-829886

خوشخبری
ملکی و غیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات'
117 ہومیوپیتھک ادویات کے بکس پر
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
ڈاکٹر عبدالرؤف چوہدری
کیوریٹو ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
14 علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک
ریلوے اسٹیشن لاہور
فون 6372867

عمر اسٹیٹ ایجنسی پراپرٹی کنسولٹنٹس
9۔ ہمزہ بلاک۔ مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو۔ چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

نیو راحت علی جیولرز
7 سکھار سنٹر
میکیگن روڈ۔ دی مال لاہور
فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681
اکبر بازار شیخوپورہ
فون دکان 53181
فون رہائش 53991

سستی ترین ائر ٹکٹیں
اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی۔
گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ ایجرٹن روڈ لاہور
فون 6366588-6367099-6310449

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے توسیعی منصوبے کے لئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

1۔ **انجینئر**: بی ایس سی۔ مکینیکل انجینئرنگ تجربہ 2-5 سال
2۔ **شفٹ سپروائزر**: مکینیکل الیکٹریکل میں ڈپلومہ۔ یا کسی صنعتی ادارے میں اسی شعبے میں 5 سال کا تجربہ
3۔ **مشین آپریٹر**: ڈپلومہ ہولڈر یا مشین پر بطور انچارج کام کرنے کا 5 سال کا تجربہ۔
4۔ **سیکورٹی گارڈ**: عمر 30 سے 40 سال۔ سابقہ فوجی اور مڈل تعلیم والے افراد قابل ترجیح ہوں گے۔
5۔ **ہیلپر**: 18 سال سے زائد عمر کے صحت مند افراد۔ تمام افراد کو

تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سنگل رہائش (نمبر شمار 1 سے 3 کو فیملی رہائش دی جا سکتی ہے) میڈیکل ہفتہ وار چھٹی سالانہ چھٹیاں' اوور ٹائم' پنشن اور گریجوئٹی اور بونس کی سہولت ہوگی۔

درخواستیں معہ تصدیق نیچے دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں۔

پاکستان چپ بورڈ پرائیویٹ لمیٹڈ
جی ٹی روڈ جہلم
فون نمبر 1- 646580

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61